بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۳۰ شعبان ۱۳۸۹ھ - ۱۲ نبوت ۱۳۴۸ہش - ۱۲ نومبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۶۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کی طرف آتا اور عاجزی سے گرتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا

جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ خدا سے سچا تعلق جوڑنے والا نامراد رہا ہو

"خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اُسے خائب و خاسر کرے اور ذلّت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جُھک جاوے۔ جو اس طرح جُھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ اِس جگہ رزق سے مُراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت۔ علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔ نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزّت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے اُن کا سچا تعلق تھا۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے معمولی کام کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ اُن کی مٹی کی بھی عزّت کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دُشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دُشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اوّل اوّل جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے۔ مگر جوں جوں وہ تعلقاتِ الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ آخر کار خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۳۰۱، صـ۳۰۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ہلکے بخار کی کیفیت ہے نیز پیٹ میں بھی کچھ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی ناساز ہے، گردہ میں سوزش اور جگروں کی تکلیف چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسبِ ذیل احباب کے انتخاب بطور امراء اضلاع تا ۳۰/۴/۷۱ منظور فرمائے ہیں۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں:

(۱) مکرم چوہدری احمد جان صاحب = ضلع راولپنڈی

(۲) " چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ = " حیدرآباد

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

میری بیٹی عزیزہ حلیمہ بشریٰ اہلیہ پروفیسر محمد ارشد صاحب ایم۔ ایس سی کراچی کو بتاریخ ۱۸ ستمبر اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت عزیز کا نام محمد اکرم تجویز فرمایا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک صالح اور خادمِ دین بنائے اور صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان)

برادرم مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دو بچیوں کے بعد ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا محمد حسین صاحب مرحوم دیہاتی مبلغ کا پوتا اور مکرم چوہدری غلام فرید صاحب اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام طاہر احمد تجویز ہوا ہے۔ جملہ احبابِ کرام سے نومولود کی صحتِ کاملہ، درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مرزا محمد شفیق انور مربی سلسلہ لیہ ضلع مظفرگڑھ)

میرے والد محترم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل ریٹائرڈ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان دنوں لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ رات کو نیند بھی بہت کم آتی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والد صاحب محترم کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین۔

محمد حمید قریشی

کوارٹرز نمبر ۲۹۷، ۲۹۸ کوٹ لکھپت ٹاؤن شپ سکیم بلاک نمبر ۴ سیکٹر بی۔ لاہور۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

رمضان المبارک کے متعلق اہم ہدایات

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

رمضان کے فوائد

رمضان کا مہینہ اپنے اندر ایسے فوائد رکھتا ہے۔ اور ایسی برکات اپنے ہمراہ لے کر آتا ہے۔ کہ ان برکتوں کے سمجھنے والے بہت بڑے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

روزہ سے راحت

میں دیکھتا ہے کہ قطع نظر اس سے کہ روزہ ایک عبادت ہے اس میں ایسی روحانی راحت اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ جو یقیناً جب روزہ نہیں ہوتا محسوس نہیں ہوتا۔ روزہ میں ایسی حالت ہوتی ہے گویا جس طرح سخت سردی اور بارش میں چلتے چلتے انسان ایک گرم مکان میں داخل ہو جائے۔ جس طرح وہ اس وقت گرمی سے یک دم آرام اور اطمینان میں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ رکھ کر انسان اطمینان اور آرام حاصل کرتا ہے۔ لیکن ایسا احساس انہیں کو ہوتا ہے جن کی حس تیز ہوتی ہے۔ وہ اس کو ایسا محسوس کرتے ہیں جس طرح وہ روزہ رکھنے سے پہلے روحانیت کے سورج سے دُوری کی وجہ سے تکلیف اٹھا رہے تھے۔ لیکن روزہ رکھتے ہی وہ اس کے قریب آ گئے۔ اور ان کے اعصاب کو قرار اور اطمینان اور ایک قسم کا سکون حاصل ہو گیا۔

نیک نتائج نہ پیدا ہونے کی وجہ

میرے نزدیک جس چیز سے دنیا کو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار پہنچتا ہے۔ وہ ہر ایک امر کے ہر نقطۂ وسطی کو ترک کرنا ہے۔ جس کے بغیر نیک نتائج پیدا نہیں ہو سکتے۔ میں نے دیکھا ہے۔ عام طور پر لوگ ایک پہلو کی طرف جھک جاتے ہیں۔ کئی ہیں جو نمازوں میں سست ہیں اور باقاعدہ، وقت پر نمازیں ادا نہیں کرتے۔ کئی ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں لیکن باجماعت نماز نہیں پڑھتے۔ یا کم از کم نماز باجماعت ادا کرنے کا ان کو خیال نہیں ہوتا۔ لیکن روزوں کے ایام میں وہ روزوں کی ایسی پابندی کریں گے کہ خواہ ڈاکٹر بھی ان کو کہہ دے کہ تمہارے حق میں روزہ اچھا نہیں اور تم خطرے میں پڑ جاؤ گے تب بھی وہ روزہ ترک نہیں کریں گے۔ حتیٰ کہ بیماری میں بھی روزہ رکھیں گے

روزہ رکھنے کی عمر

پھر کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے روزہ رکھاتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔ میرے نزدیک بعض احکام کا زمانہ ۱۲ سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ پندرہ یا اٹھارہ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ میرے نزدیک روزوں کا حکم پندرہ سال سے اٹھارہ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے۔ اور یہی بلوغت کی حد ہے۔

بچوں کو روزہ رکھانا

میرے نزدیک اس سے پہلے بچوں سے روزے رکھانا ان کی صحت پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ ان کے لئے ایسا ہوتا ہے جس میں وہ طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس جس زمانے میں کہ وہ طاقت اور قوت کے ذخیرہ کو جمع کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کی طاقت کو دبانا اور بڑھنے نہ دینا ان کے لئے سخت مضر ہے۔ دیکھو ریل کے انجن یا دوسرے انجنوں کی فالتو سٹیم چھوڑی جاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں کیا جاتا کہ جس وقت کہ سٹیم انجنوں میں تیار ہو رہی ہو۔ اور کافی مقدار تک نہ پہنچی ہو اس وقت نکال دی جائے۔ دریا کو بند لگا کر دوسری طرف نہر کے ذریعہ پانی کا رخ تبھی بدلا جاتا ہے۔ جبکہ دریا میں پانی زیادہ ہو۔ لیکن اگر دریا میں پانی کافی نہ ہو تو پھر اس سے پانی نہیں نکالا جاتا۔ پس جس زمانہ میں بچہ طاقت پیدا کر رہا ہو اس کو روزہ نہ رکھوانا چاہیئے۔ تاوقتیکہ اس کی عمر ۱۵ سال کی نہ ہو جائے۔ کیونکہ اس سے پہلے بچہ پر روزہ فرض نہیں ہوتا۔ تو نہ صرف یہ کہ اسی عمر میں بچوں سے روزے نہ رکھوائیں بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ روزے نہ رکھیں۔ کیونکہ بچوں کو خود بھی شوق ہوتا ہے کہ روزہ رکھیں۔ بارہ سال سے کم عمر کے بچے سے روزہ رکھوانا تو میرے نزدیک جرم ہے اور بارہ سال سے پندرہ سال کی عمر کے بچے کو اگر کوئی روزہ رکھواتا ہے تو غلطی کرتا ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے ہی روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے۔ اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر روزے کا رعب ڈالتے تھے۔ تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہیئے اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آ جائے۔ جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو پندرہ سال کی عمر کا زمانہ ہے۔ تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال اس سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اس طرح بتدریج اس وقت ان کو روزوں کا عادی بنایا جائے۔

روزہ نہ رکھنے والے

اس کے مقابلے میں میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں جو روزے کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے کہ میں بیمار ہو جاؤں گا۔ میں نے تو آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہونگا۔ اور بیماری کا خیال تو روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہو سکتا پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے۔ تو پھر بھوک کا سوال کیسا۔ پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑ دیگا تو ضرور ضعف بھی ہوگا۔ اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے۔ اور اسے ضعف نہ ہو بلکہ اس کے اندر طاقت اور قوت پیدا ہو جائے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو یہ نشان بطور اعجاز عطا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ مہینے متواتر روزے رکھے۔ اور دو تین تولے سے زیادہ آپ کی غذا نہ ہوتی تھی۔ مگر آپ کو کوئی ضعف نہ ہوا۔ بلکہ معجزانہ طور پر اس سے آپ کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی۔ اس معجزانہ حالت سے الگ ہو کر کوئی آدمی ہمیں ایسا نظر نہیں آتا۔ جسے روزہ سے ضعف نہ ہو۔ اس لئے اس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا

روزہ کس حالت میں چھوڑا جا سکتا ہے

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو۔ کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرے۔ لیکن کسی کو بیماری اس قسم کی ہو۔ کہ وضو کرنا اسے کوئی نقصان نہ دیتا ہو۔ بلکہ اگر اس بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو اسے فائدہ ہوتا ہو۔ تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ بیماری سے مراد وہی بیماری ہوگی جس کا روزہ سے تعلق بھی ہو۔ اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو اس میں مبتلا روزہ ترک کر سکتا ہے۔ کیونکہ جب روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے۔ تو وہ بڑھ جائے گی۔

روزہ اور بیماری

اور بعض اوقات تو خود روزہ صحت کا باعث بن جاتا ہے۔ میں اپنی ذات کے متعلق ہی بتاتا ہوں۔ میں علم طور پر بیمار رہتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی بیماری کے متعلق یہ فیصلہ کرنے کی سمجھ دی ہے کہ اس پر روزہ رکھنے سے کیا اثر پڑے گا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اس میں غلطی نہیں کر سکتا بلکہ بعض دفعہ میرا اندازہ بھی غلط نکلتا ہے۔ انہی ایام میں میں نے

اپنی حالت کا جب اندازہ لگایا تو مَیں نے محسوس کیا کہ اگر مَیں روزہ رکھوں تو برداشت نہیں کرسکوں گا۔ مگر بیماری پر اثر نہیں پڑے گا۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر مَیں نے پہلا روزہ رکھا جس سے نہ صرف کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ طبیعت میں بشاشت پیدا ہوئی تب مَیں نے سمجھا۔ اپنی بیماری کے متعلق جو میرا خیال تھا کہ شاید روزہ رکھوں تو کوئی نقصان نہ ہو وہ ٹھیک ہے۔ اور جو خطرہ تھا کہ ممکن ہے نقصان ہو وہ غلط تھا۔ پس جس بیماری پر روزہ کا کوئی اثر نہ ہو اس پر اس بیماری کا حکم عائد نہیں ہوسکتا جس کی وجہ سے روزہ ترک کر دیا جائے۔ ہاں اگر روزہ کا بیماری پر اثر پڑتا ہو اور جس حالت میں ڈاکٹر یہ مشورہ دے کہ اس بیماری میں روزہ سے نقصان پہنچے گا اس میں روزہ ترک کرنا چاہیئے۔ پس جہاں مَیں بلا وجہ اور بلا عذر روزہ رکھنے کے سخت خلاف ہوں وہاں مَیں ان لوگوں کے اجتہاد کا بھی قائل نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انسان جب مرنے لگے تب روزہ چھوڑے ورنہ نہ چھوڑے۔ ایسا کوئی حکم شرع میں نہیں آیا۔ قرآن کریم میں صاف حکم ان کنتم مرضٰی ہے۔

مریض کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں

پس جس مرض پر کہ روزے کا بُرا اثر پڑتا ہو خواہ وہ نزلہ ہی ہو۔ مثلاً مجھے اگر نزلہ ہو تو مَیں روزہ نہ رکھوں گا۔ پس ایسے مرض میں خواہ وہ خفیف ہی ہو روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اور اگر کوئی روزہ رکھے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے بدلے اس کو پھر روزہ رکھنا پڑے گا۔ پس جو لوگ محض ایک ہی طرف جھک جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو درمیانی حالت اختیار کرنی چاہیئے اور ان مبارک دنوں سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ یعنی جب تو ایسی بیماری ہو جس پر روزہ کا بُرا اثر پڑتا ہو تو خواہ کتنی ہی خفیف ہو روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اور اس معاملہ میں لوگوں کی کچھ پرواہ نہ کرنی چاہیئے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ یا کیا کہیں گے۔ ایسی حالت میں جو لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ خواہ بیمار ہیں مگر ہم برداشت کریں گے اور روزہ رکھیں گے یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ برداشت کا تو سوال ہی نہیں۔ سوال تو بیماری کا ہے۔ ہر بیماری جو روزے سے بڑھے اس میں روزہ مت رکھو لیکن اس کے مقابلہ میں ایسا بھی نہ کرو کہ محض وہموں کی بناء پر روزہ ترک کردو کہ شاید روزہ رکھنے سے ہم بیمار نہ ہوجائیں یا روزہ رکھنے سے ہم کمزور ہوجائیں گے۔ اس طرح روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوسکتا۔

بوڑھا اور دائم المریض

ایک کمزوری تو بڑھاپے کی وجہ سے یا دائمی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایسے آدمی کو اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے لیکن ویسے جس کو کمزوری رہتی ہو ایسی حالت والوں کو بھی جب تک کہ ڈاکٹر مشورہ نہ دے روزہ رکھنا چاہیئے۔

افراط تفریط سے بچو

مَیں دوستوں کو پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ افراط تفریط سے کام نہ لیں اور اس مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنی روحانیت کو بڑھائیں۔ جس طرح حس کم ہوتی ہے وہ بڑھتی بھی ہے اسی طرح احساسات بھی بڑھ سکتے ہیں اور انسان اپنے جسم کے اندر روحانیت کا ایک نمایاں اثر محسوس کرتا ہے۔

دعاؤں کا موقع

چونکہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اسلئے مَیں نے اسی کے متعلق خطبہ پڑھا ہے۔ اور چونکہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اس لئے مَیں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کریں اور سلسلہ کے راستہ میں جو روکیں ہیں ان کے دُور ہونے اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے بہت بہت دعائیں کریں۔

احادیث الرّسول صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ اور اس کی اہمیّت

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ"

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوّال صہ ۳۶۱ جلد ۱)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں کیونکہ ایک روزے کا دس گنا ثواب ملتا ہے اس طرح چھتیس روزوں کا تین سو ساٹھ گنا ثواب ملے گا۔

(۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً"

(بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور صہ ۲۵۷ جلد ۱)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔

فرق کیا ہے عابد و معبود میں

منہمک ہیں جو زیان و سُود میں
جل رہے ہیں آتشِ نمرود میں
میکیاویلی سیاست کی طفیل
دین کو ڈالا ہے کیوں بارود میں؟
ہے یہ تسلیم و رضا کا مُعجزہ
فرق کیا ہے عابد و معبود میں
غور کر پھر غور کر پھر غور کر
آئی ہے خوشبو کہاں سے عُود[1] میں
دیکھ اے تنویرؔ آنکھیں کھول کر
مصلح موعودؓ کو محمود میں

[1] ایک خوشبو دار لکڑی

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالَم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہوسکتے ہیں۔ آج ہی الفضلؔ کا روزانہ پرچہ جاری کرواکر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

والد مرحوم حضرت شیخ محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

حضرت والد صاحب مرحوم ومغفور کے حالات زندگی کے سلسلہ میں خاکسار ان کے ابتدائی حالات قبول احمدیت اور قادیان ہجرت کرکے آنے کے واقعات گزشتہ اقساط میں عرض کر چکا ہے۔ اس تسلسل میں قادیان مقیم ہو جانے کے بعد کے حالات کا کچھ تذکرہ ضروری ہے۔

قادیان ان دنوں کوئی خاص کام نہ تھا نہ دفاتر میں وسعت تھی نہ آبادی میں وسعت نہ کاروبار میں وسعت۔ جو لوگ ہجرت کرکے آتے وہ محض للہ آتے۔ والد صاحب قادیان میں مسجد مبارک میں باقاعدہ باجماعت نماز پڑھتے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مجلس اور دیگر بزرگان کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ زیادہ مجلس حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ سے تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص اور ابتدائی ساتھیوں میں سے تھے۔ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات، ملفوظات اور بابرکت باتیں سنتے اور روحانی حظ اٹھاتے۔ انہیں بھی حضرت والد صاحب سے بہت انس تھا بہت شفقت فرماتے۔

جب ایک عرصہ تک ہماری والدہ صاحبہ قادیان میں نہ آئیں تو حضرت حافظ صاحبؓ کو تحریک ہوئی کہ ہمارے والد صاحب کی دوسری شادی کا انتظام ہو جائے۔ جب یہ تجویز حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپ نے والد صاحب کو بلا کر ہماری والدہ صاحبہ کے متعلق دریافت فرمایا کہ کیا خط وکتابت ہے کوئی خرچ وغیرہ بھیجتے ہو۔ اس پر والد صاحب نے خطوط کا سلسلہ اور کچھ خرچ بھی والدہ صاحبہ کو بھجوانا شروع کر دیا۔ اور اس طرح دوسری شادی کی تجویز رہ گئی۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ حالات کے پیش نظر ہمارے والد صاحب مرحوم ومغفور کو دوسری شادی کی زحمت سے محفوظ رکھا۔ اسی طرح شب و روز گزرتے رہے اور کچھ عرصہ تک دفتر ترقی اسلام میں آنریری کام کرتے رہے۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ کے ایک کارکن کا انتقال ہو گیا بعض بزرگوں کے ایماء پر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلالپوری رضی اللہ عنہ جو ان دنوں افسر لنگر خانہ تھے والد صاحب کو بلا کر فرمایا کہ لنگر خانہ میں ایک کلرک کی اسامی خالی ہوئی ہے۔ مگر تنخواہ بیس روپے ملے گی۔ کیا آپ بیس روپے پر کام کرنے کو تیار ہیں۔ والد صاحب نے کہا بڑی خوشی سے کروں گا۔ پھر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا اس اسامی کا کارکن دونوں وقت کھانا لنگر سے ہی حاصل کرتا ہے۔ اس صورت میں پندرہ روپے ماہوار آپ کو ملیں گے۔ والد صاحب نے فرمایا مجھے یہ بھی منظور ہے۔ میں قادیان کی روحانی اور پاک فضا میں رہنے کے لئے آیا ہوں۔ بالآخر آپ پندرہ روپے ماہوار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ میں بطور کلرک باقاعدہ انجمن کے کارکن مقرر ہو گئے۔

ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ آپ کو کسی شخص کی طرف سے کوئی اذیت پہنچی۔ جسے آپ نے بہت محسوس کیا۔ نماز عشاء کے بعد اپنی قیام گاہ میں خدا تعالےٰ کے حضور گریہ وزاری سے دعا کرنی شروع کی۔ اپنے رنگ اپنے جذبات کو یوں خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرنے میں مصروف رہے کہ یا الٰہی میں تو قادیان تیری رضا اور تیرے مامور کی خوشنودی کے لئے آیا تھا۔ معلوم میرے آقا کو بھی میرا علم ہے یا نہیں کہ کس حال میں ہوں۔ ابھی دعا میں مشغول تھے کہ دروازہ پر دستک ہوئی۔ اور ایک شخص ایک تھالی لے کر آیا جس میں کھانا رکھا تھا اور کہنے لگا کہ یہ کھانا حضرت صاحب نے آپ کے لئے بھجوایا ہے۔ والد صاحب کئی بار سنایا کرتے تھے کہ اس وقت اس کھانے کا آنا میں ایک نشان سے کم نہیں سمجھتا۔ اور خدا تعالےٰ کی ہستی کا تو میرے لئے اور کوئی نشان نہ بھی ہو۔ تو یہی ایک کافی ہے۔ راز و نیاز کی گھڑیوں میں میں نے تو اپنے خدا سے فریاد کی تھی۔ اور اپنی تکلیف کا کچھ اظہار کیا تھا۔ کسی اور سے ذکر نہیں کیا تھا۔ عین اس وقت حضور کی طرف سے کھانا آنا جہاں میرے لئے نعمت غیر مترقبہ تھی وہاں ایک عظیم نشان کہ خدا تعالےٰ کی ہستی برحق ہے جو انسان کے نہاں در نہاں حالات سے واقف اور دعاؤں کو سنتی اور قبول کرتی ہے۔

چنانچہ اگلی صبح یہ برتن اور تھال واپس بھجوایا گیا۔ اور والد صاحب نے حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی خدمت میں خط لکھا کہ میں نے بعض وجوہ کی بناء پر لنگر خانہ سے کھانا نہ کھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگرچہ کارکن کے لئے اجازت ہے۔ آپ ازراہ مہربانی اپنے ہاں سے کھانا بھجوا دیا کریں۔ اللہ تعالےٰ کی ہزاروں برکتیں اور رحمتیں ہوں اس نیک اور مبارک خاتون پر جس نے اپنے ایک خادم کی درخواست پر باقاعدہ دونوں وقت کھانا بھجوانا شروع کر دیا۔ ہفتہ عشرہ گزرنے پر حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا نے حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ذکر کیا۔ کہ اس طرح منشی محمد دین صاحب نے مجھے کھانے کے لئے لکھا تھا۔ میں ہفتہ عشرہ سے بھجوا رہی ہوں۔ منشی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے کہیں اور کھانا نہیں کھانا۔ حضرت صاحب نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے منشی صاحب کھانا ہمارے ہاں ہی کھایا کریں۔ جس پر حضرت سیدہ ام ناصرؓ نے والد صاحب کو کہلا بھیجا۔ کہ آپ دونوں وقت کھانا ہمارے ہاں سے ہی کھایا کریں۔ یہ سلسلہ ایک ماہ تک جاری رہا۔

پھر حضور کی اجازت سے مرحوم ہماری والدہ کو لینے کے لئے چند دن کی رخصت پر وطن گئے۔ اگرچہ اس وقت بھی بعض رشتہ داروں نے روک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہمارے نانا مرحوم شیخ محمد عظیم صاحب نے ہماری والدہ کو سمجھایا۔

ناشکری ہوگی اگر ایک واقعہ کا ذکر نہ کیا جائے۔ محترم سید محمد اشرف صاحب مرحوم جو محکمہ تعلیم کے ہیڈ کلرک تھے اور کسی وقت ملتان میں بھی دوران ملازمت مقیم تھے۔ انہوں نے بھی والد صاحب کے تعلق کی وجہ سے ہماری والدہ صاحبہ کو سمجھایا۔ جس پر ہماری والدہ نے کہا کہ میرا ایک بھائی ہے۔ مجھے بھائی سے انس ہے۔ ہم ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائیں گے۔ محترم شاہ صاحب نے کہا کہ خدا تعالےٰ آپ کو بہت بہن بھائی دے گا۔ میں بھی آپ کا آج سے بھائی ہوں۔ بہرحال والدہ صاحبہ کے دل پر ان باتوں کا اثر ہوا اور آخرکار ہمارے نانا کی دانشمندانہ نصیحت پر عمل کرکے والد صاحب کے ساتھ قادیان دارالامان چلی آئیں۔

والد صاحب جس وقت قادیان پہنچے تو سیدھے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلے بھی والد صاحب کا طریق تھا کہ آپ کے پاس دعا کے لئے حاضر ہوتے اور بہت شفقت عنایت سے حضرت اماں جان تو بعض دفعہ یہ بھی فرماتیں کہ میں بھی دعا کروں گی۔ آپ بھی بیت الدعا میں آکر دو نفل پڑھ کر دعا کرلیں۔ چنانچہ جب والدہ صاحبہ کو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ بہت مسرور ہوئیں۔ اور بہت خدمت تواضع فرمائی۔ اور ازراہ کرم فرمایا کہ ہمارے پاس ہی ٹھہریں۔ چنانچہ حضرت اماں جانؓ نے بیت الدعا کے نچلے حصہ میں ہمارے ٹھہرنے کا انتظام فرما دیا۔ کچھ عرصہ اس پاک گھر کی رہائش سے روحانی برکتوں کے حصول کے علاوہ جسمانی آرام و آسائش بھی حاصل کیا۔ اسی دوران ہماری والدہ کا تعلق خواتین مبارکہ بالخصوص حضرت سیدہ ام ناصرؓ سے ہو گیا۔ ان تعلقات سے اور ان بزرگ خواتین کے نیک سلوک سے ہماری والدہ صاحبہ کا دل قادیان میں لگ گیا۔ ادھر محترم سید محمد اشرف صاحب مرحوم نے اپنی وفات تک ہماری والدہ سے بھائیوں والا سلوک قائم رکھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قادیان کی رہائش سے بیگانگی اور اجنبیت دور ہو گئی۔ اور مودت موانست دن بدن بڑھتی گئی۔ والحمد للہ

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

کتاب اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم کیپٹلزم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کرکے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لاہور

رمضان المبارک کی برکات

(محمد انیس الرحمان صاحب آف مشرقی پاکستان)

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں رمضان المبارک کے بارے میں فرماتا ہے :۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ٥

(سورہ بقرہ رکوع ۲۳)

یعنی اے لوگو جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح کہ ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ پرہیزگار بنو اور روحانی اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اے مسلمانو صرف تم پر روزے فرض نہیں کئے گئے بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے اور ان روزوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ تم خدا تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کر سکو اور برائی سے اجتناب کرنے کی کوشش کر سکو۔ روزہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا ایک نہایت ہی عمدہ ذریعہ ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی مقدس و مطہر کتاب قرآن مجید کو اس ماہ میں نازل فرمایا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ

(سورہ بقرہ ع ۲۳)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ اور یہ قرآن ایسے کھلے کھلے دلائل پر مشتمل ہے جو حق و باطل میں فرق کرنے والے ہیں۔

رمضان المبارک کی دوسری بڑی برکت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس بابرکت مہینہ میں اپنے بندوں کی آہ و زاری کو سنتا اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پائیں۔

رمضان المبارک کی تیسری برکت یہ ہے کہ اس ماہ میں بندے کو غیر معمولی طور پر دعا کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالےٰ نے اعتکاف کی اجازت دی ہے۔ اس سے انسان فائدہ اٹھا کر بھاری ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اعتکاف آستانہ الوہیت میں گرنے کا اور اس کے سامنے گریہ و زاری کرنے کا ایک بہترین موقع ہوتا ہے۔

رمضان المبارک کی چوتھی برکت یہ ہے کہ اس ماہ کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر آتی ہے۔ اس رات میں اللہ تعالےٰ فرشتوں کو نازل فرماتا ہے اور اپنے بندوں پر نور نازل کرتا ہے۔ یہ رات سلامتی کی رات ہوتی ہے اور ہزار مہینوں سے بہتر ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ۔ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

سورۃ قدر رکوع ۱

یعنی یہ عظیم الشان تقدیر والی رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے ہر قسم کے فرشتے اور کامل روح اس رات میں اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی اور دنیوی) امور لے کر نازل ہوتے ہیں۔ پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد سلامتی ہی ہوتی ہے اور یہ صبح تک قائم رہتی ہے۔

الغرض رمضان المبارک کی بہت سی برکات ہیں۔ رمضان کے روزوں کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنے سے انسان کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ

جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کے لئے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

(بخاری و مسلم ابواب الصیام)

رمضان کے روزے مکمل طور پر رکھنے والوں کو جنت کا وارث بنایا جاتا ہے اور وہ لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے ایک مرتبہ ایک دیہاتی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے وہ کام بتلایئے جس کو کر کے میں جنت میں چلا جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز پڑھو اور فرض زکوٰۃ کو ادا کرو اور رمضان شریف کے روزے رکھو۔ وہ دیہاتی کہنے لگا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں اس میں سے کچھ بھی کمی زیادتی نہ کروں گا۔ پھر جب وہ چلا گیا تو رسول کریمؐ نے صحابہ سے خطاب کرتے فرمایا کہ جو کوئی جنتی آدمی کو دیکھنے کی خواہش اور تمنا رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ اس آدمی کو دیکھ لے۔ (بخاری و مسلم)

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں رمضان کی برکات کو حقیقی طور پر حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ضروری اعلان

برائے توجہ لجنات

جلسہ سالانہ کے دنوں میں مہمان خواتین کو ٹھہرانے کا انتظام لجنہ مرکزیہ کرتی ہے۔ اس سلسلے میں بالٹیوں لوٹوں کی گیس۔ دستر خوان اور چٹائیوں کی ضرورت ہے۔ جو جو چیز لجنات بھجوا سکتی ہیں وہ اگر جلسہ سے قبل بھجوا سکتی ہوں تو قبل بھجوا دیں ورنہ جلسے پر آتے ہوئے ساتھ لیتی آویں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں انسپکٹر کی ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک ایسے انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ جو مجالس کا دورہ کر کے مجالس کے خدام اور اطفال کی تعلیم و تربیت کا کام کر سکے اس کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے۔ دیندار۔ نیک اور مستعد احباب امیر مقامی اور قائد مقامی کی سفارش سے مورخہ ۲۰ نبوت (نومبر) تک اپنی درخواستیں محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دورِ ثانی کے واقفین وقف عارضی کی فہرست

پنجسالہ پروگرام کے مطابق جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی میں حصہ لے رہے ہیں ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ یہ نام یکم مئی ۱۹۶۹ء سے شروع ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی قربانی کو قبول فرما کر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ ایک سو تینتالیس نام پہلے شائع ہو چکے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

۱۴۴- مکرم سردار محمد صاحب کھر پادر
۱۴۵- " محمد منیر صاحب چک ۴۳ بہاولپور
۱۴۶- " چوہدری اللہ دتہ چک ۴۸ "
۱۴۷- " نذیر احمد قادر آباد سیالکوٹ
۱۴۸- " عنایت اللہ چک ۱۴۲ بہاول پور
۱۴۹- " عبدالکریم صاحب شرق پور ضلع شیخوپورہ
۱۵۰- " میاں خیر دین صاحب نظام پور "
۱۵۱- " چوہدری محمد شریف صاحب حیدر آباد میانوالی
۱۵۲- " بشیر احمد صاحب کروندی خیرپور
۱۵۳- " حمید احمد صاحب پیر کوٹ "
۱۵۴- " چوہدری غلام محمد صاحب چک ۲۹۰ ملتان
۱۵۵- " عبداللطیف صاحب " "
۱۵۶- " حکیم عبداللہ صاحب حافظ آباد گوجرانوالہ
۱۵۷- " شیخ اشفاق احمد صاحب دنیاپور ضلع ملتان
۱۵۸- " " مظفر احمد صاحب " "
۱۵۹- " عبدالغفار خان صاحب سرگودھا
۱۶۰- " اعجاز احمد باجوہ چک ۱۶۲ بہاول نگر
۱۶۱- " وسیم الدین صاحب تربیلا ڈیم ہزارہ
۱۶۲- " چوہدری غلام محمد صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ
۱۶۳- " گلزار احمد صاحب نواب شاہ
۱۶۴- " محمد یعقوب صاحب ہندوکے جٹال سیالکوٹ
۱۶۵- " خان بہادر صاحب " " "
۱۶۶- " شیخ حفیظ اللہ صاحب دنیاپور ملتان
۱۶۷- " مرزا خدا بخش صاحب " "
۱۶۸- " چوہدری حبیب اللہ صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ
۱۶۹- " علی محمد صاحب " " "
۱۷۰- " چوہدری سلطان احمد صاحب کوٹ مولا بخش نواب شاہ
۱۷۱- " عبدالاحد خان صاحب ایم اے ڈیرہ غازیخاں
۱۷۲- " احمد اللہ صاحب ناصر " "
۱۷۳- " محمد صادق صاحب چک ۲/ ٹی بی ۳ ضلع جھنگ
۱۷۴- " چوہدری مختار احمد " "
۱۷۵- " میاں محمد صدیق صاحب چک ۲۰
۱۷۶- " ظفر احمد صاحب باجوہ چک ۱۷۰ بہاولنگر
۱۷۷- " محمد سلطان صاحب محمد آباد ضلع جھنگ
۱۷۸- " محمد عبداللہ صاحب ربوہ
۱۷۹- " چوہدری ناظر حسین صاحب چک جھمرہ لائلپور
۱۸۰- " فضل احمد صاحب چک ۶۴ "
۱۸۱- " دتے غلام محمد صاحب چک ۲۷۸ لائل پور
۱۸۲- " میاں خوشی محمد مونگا گجرات
۱۸۳- " راجہ عبدالعزیز صاحب چک ۲۰ ڈیری فارم گجرات
۱۸۴- " راجہ مسعود احمد خان صاحب " "
۱۸۵- مکرم منصور احمد صاحب عمر ربوہ
۱۸۶- " ملک مظفر احمد منصور "
۱۸۷- " نواب احمد خان صاحب مرالہ ضلع گجرات
۱۸۸- " محمد سعید صاحب لمبہ والیہ صدر جماعت مونگ گجرات
۱۸۹- " خان محمد صاحب ربوہ
۱۹۰- " چوہدری بشیر احمد آدم ہاڑی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور
۱۹۱- " محمد حسین صاحب " "
۱۹۲- " عبدالودود صاحب طارق ٹیچر مظفرآباد (آزاد کشمیر)
۱۹۳- " سمیع اللہ صاحب زاہد ربوہ
۱۹۴- " امام علی صاحب مونگ گجرات
۱۹۵- " محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۹۶- " چوہدری شریف احمد صاحب آدم ہاڑی آزاد کشمیر
۱۹۷- " فتح محمد صاحب دکاندار گجرات
۱۹۸- " محمد اکبر صاحب قمر چناڑی میرپور
۱۹۹- " خواجہ نصیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۰۰- " " منور احمد صاحب " "
۲۰۱- " مفتی احمد صادق صاحب " "
۲۰۲- " مبشر احمد صاحب کھاریاں گجرات
۲۰۳- " انعام الحق صاحب کوثر جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۰۴- " حامد کریم صاحب " " "
۲۰۵- " بشیر احمد بھٹی ربوہ
۲۰۶- " عبدالغفور صاحب "
۲۰۷- " ملک عبدالجبار صاحب "
۲۰۸- " ملک منیر احمد صاحب "
۲۰۹- " عطاء اللہ صاحب "
۲۱۰- " سید شمشاد احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۱۱- " عبدالحق صاحب مسجد احمدیہ نور راولپنڈی
۲۱۲- " نسیم احمد صاحب ربوہ
۲۱۳- " محمد اقبال صاحب "
۲۱۴- " چوہدری منشی علی خان صاحب مرالہ گجرات
۲۱۵- " محمد اسلم صاحب سجاد چھالیہ ضلع گجرات
۲۱۶- " چوہدری غلام رسول صاحب ڈیچھو ربوہ
۲۱۷- " عبدالرشید خان صاحب بلوچ چک ۵۱/۱۲-ایل ضلع ساہیوال
۲۱۸- " فتح محمد صاحب چک ۹۶/۱۲-ایل "
۲۱۹- " نور احمد صاحب چک ۹۳/۱۲-ایل "
۲۲۰- " مستری امام دین ربوہ

اطفال الاحمدیہ کیلئے ایک نیا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ اطفال کو یہ تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ وہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء سے پہلے پہلے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔ تمام اطفال کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر آیات یاد کرنا شروع کر دیں۔ خدا کرے کہ سب اطفال حضور کے فرمان کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے ماموں جان اکثر بیمار رہتے ہیں۔ نیز میری ماموں زاد بہن بھی ایک ماہ سے بیمار ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ماموں جان کو اور بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(مبارک احمد جماعت نواز آباد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مقبوضہ سینائی میں تیل اور گولہ بارود کے ذخیرے تباہ

قاہرہ ۱۰ نومبر۔ مصری بحری بیڑے نے کل رات مقبوضہ سینائی میں اسرائیل کے جنگی ٹھکانوں پر اچانک حملہ کیا اور زبردست گولہ باری کر کے تیل اور گولہ بارود کے ذخیروں میں آگ لگا دی اسرائیلی ٹھکانوں پر گولہ باری کے بعد جب مصر کے جنگی جہاز واپس روانہ ہوئے تو اسرائیلی طیاروں نے ان پر بمباری کی لیکن کوئی بم نشانہ پر نہ گر سکا۔ مصری جنگی جہازوں کی طیارہ شکن توپوں کی فائرنگ سے دو اسرائیلی طیارے تباہ ہو گئے۔ اور باقیوں کو مصر کے لڑاکا طیاروں نے مار بھگایا

مصری ترجمان نے کہا کہ گزشتہ برس ایک مصری آبدوز نے اسرائیل کا ایک جہاز ڈبو دیا۔ اس کے بعد اسرائیل کے خلاف مصر کے جنگی بیڑے کی یہ سب سے زیادہ موثر کارروائی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ مصر کے تباہ کن جہاز محافظ جہازوں کی حفاظت میں سینائی کے اسرائیلی ٹھکانوں کی طرف بڑھے اور ان کے قریب پہنچ کر رومانا اور بلوزا کے علاقوں پر گولہ باری کی۔ مصر کے بحری دستوں کی یہ کارروائی اس وقت کی گئی جب کہ قاہرہ میں عرب ممالک وزرائے دفاع اور خارجہ کے وزیر مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر غور کر رہے ہیں۔

دایان کی دھمکی

تل ابیب ۱۰ نومبر۔ اسرائیل کے وزیر جنگ موشے دایان نے مصر کو دھمکی دی ہے کہ اس نے نہر سویز کو پار کر کے اسرائیلی مورچوں پر حملوں کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کا خمیازہ اسے زبردست نقصان کی صورت میں بھگتنا پڑے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مصری چھاپہ ماروں کے حملوں کے باوجود نہر کے مشرقی کنارے پر اسرائیل کی مضبوط گرفت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

انہوں نے کہا کہ ہم مصری حملوں کا انتقام لینے کے لئے مقبوضہ علاقوں میں عربوں کے گھروں کو بارود سے اڑا دیتے ہیں اور یہ طریقہ عرب عوام کو تخریب پسندوں کی حمایت سے باز رکھنے میں انتہائی موثر ثابت ہوا ہے۔

مصر نے امریکی منصوبے کو مسترد کر دیا

قاہرہ ۱۰ نومبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر خارجہ جناب محمود ریاض نے مشرق وسطیٰ کے متعلق امریکی منصوبے کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ امریکہ غزہ کے علاقہ پر سے مصری اقتدار کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ امریکہ عربوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت میں برابر کا شریک ہے۔

جناب محمود ریاض تمام عرب ملکوں کی مشترکہ دفاعی کونسل سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے نام پر جو منصوبہ پیش کیا ہے وہ درحقیقت جارحیت کا منصوبہ ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ کے وزیر خارجہ نے نیویارک میں گزشتہ ستمبر میں عرب وزرائے خارجہ پر واضح کیا تھا کہ امریکہ صرف اسرائیل کی امداد کرے گا اور عربوں کو باہمی اختلافات دور کرنے میں مدد دے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ چاہتا ہے کہ غزہ پر سے مصری اقتدار ختم ہو جائے اور فلسطینی عربوں کی قوت کو کمزور بنا دیا جائے۔

کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

نئی دہلی ۱۰ نومبر۔ کانگرس کے صدر نجلنگپا نے منگل کے روز کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کر لیا ہے جس میں بھارتی وزیر اعظم اندرا اور ان کے ساتھیوں کے خلاف انضباطی کارروائی پر غور ہو گا اب یہ بات یقینی ہے کہ مجلس عاملہ اندرا کو پارٹی سے نکالنے کا فیصلہ کرے گی۔

اندرا اور نجلنگپا میں جو کانگرس کے دائیں بازو کے لیڈر ہیں صلح کرانے کی آخری کوشش ناکام ہو گئی ادھر کانگرس پارلیمانی پارٹی کا اجلاس کل ہونے والا ہے اندرا اس میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں گی انہیں یقین ہے کہ بھارتی پارلیمنٹ کے کانگرسی ممبروں کی اکثریت ان کی حامی ہے۔ کل نجلنگپا نے اعلان کیا کہ پارٹی میں انتشار ختم ہونا چاہیئے۔ جو لوگ پارٹی ڈسپلن نہیں مانتے انہیں پارٹی میں نہیں رہنے دیا جائے گا۔

جلال بایار پارلیمنٹ کا انتخاب لڑیں گے

انقرہ ۱۰ نومبر۔ ترکی میں سیاسی رہنماؤں کے حقوق کی بحالی کا بل منظور ہو جانے کے بعد حلافت قانون جماعت ڈیموکریٹ پارٹی کے ۳۲۲ ارکان اور ۱۸۰ فوجی افسروں کے سیاسی حقوق بحال ہو گئے ہیں ۱۹۶۰ء کے فوجی انقلاب کے بعد ان لوگوں کے سیاسی حقوق ختم کر دیئے گئے تھے اور صدر جلال بایار اور وزیر اعظم جناب عدنان مندریس کو پھانسی کی سزا کا حکم سنایا گیا اور صدر بایار کو ضعیف العمری کے سبب معافی دے دی گئی اور وزیر اعظم کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ سابق صدر جلال بایار نے کہا ہے کہ اگر وہ عام انتخاب میں منتخب ہو گئے تو پارلیمنٹ کی رکنیت قبول کر لیں گے۔ ۱۸۰ فوجی افسر جنہوں نے ۱۹۶۳ء میں حکومت کے خلاف بغاوت کی تھی ان کے بھی سیاسی حقوق بحال کر دیئے گئے۔ ان میں سے کرنل طلعت کو پھانسی دے دی گئی تھی۔

قومی مسائل صبر و تحمل سے ہی حل کئے جا سکتے ہیں

پشاور ۱۰ نومبر۔ وزیر قانون جناب اے آر کارنیلیس نے کہا ہے کہ قومی مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں سب طبقوں خصوصاً طلبہ کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیئے۔ وہ طلبہ کی تنظیم بزم ادب کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ملک ایسے دور سے گزر رہا ہے کہ اس میں مختلف پارٹیوں خصوصاً طلباء کو صبر و تحمل سے اپنے گردوپیش دیکھنا چاہیئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور کیوں ہو رہا ہے معاشرے کو درپیش مسائل قدرتی ہیں۔ کیونکہ یہ ایک نوزائیدہ ملک ہے اور اس کی جمہوری اور آئینی نشوونما ہو رہی ہے انہوں نے اردو میں تقریر نہ کر سکنے پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ نئی تعلیمی نظام میں اردو اور بنگالی دو قومی زبانوں پر بہت زور دیا گیا ہے انہوں نے طلباء کے کردار کی طرف توجہ کرنے پر بھی زور دیا اور کہا کہ طلباء نے ملک کی بہت سی خدمت کی ہے اس سے پہلے بزم کے نومنتخب صدر نے سپاسنامہ پیش کیا۔

جنوب مشرقی ایران میں شدید زلزلہ

تہران ۱۰ نومبر۔ گزشتہ روز جنوبی اور جنوب مشرقی ایران میں شدید زلزلہ آیا لیکن سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ تہران یونیورسٹی کے زلزلہ پیما آلے میں زلزلے کے جو جھٹکے ریکارڈ ہوئے ہیں ان کے مطابق زلزلہ ترکی اور روس کی سرحد زاہدان، بلوچستان، اور خلیج عمان کے قریب آیا۔ تہران سے اس کا مرکز ۹۳۰ میل دور تھا۔ ایران کی ریڈ کراس سوسائٹی ریڈ لائن اینڈ سن سوسائٹی کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ ابھی کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

ویت کانگ نے تین امریکی ہیلی کاپٹر مار گرائے

سائیگون ۱۰ نومبر۔ ویت کانگ نے جو دعویٰ کیا ہے اس میں کہا کہ انہوں نے کل تین امریکی ہیلی کاپٹروں کو مار گرایا ہے امریکی فوجی ترجمان نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ویت کانگ کی فائرنگ سے ہیلی کاپٹروں میں سوار ایک امریکی ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔

سترہ لاکھ ٹن اناج عنقریب مشرقی پاکستان پہنچ جائے گا

ڈھاکہ ۱۰ نومبر۔ موجودہ مالی سال کے دوران مشرقی پاکستان کی غذائی قلت دور کرنے کے لئے سترہ لاکھ ٹن اناج درآمد کیا جائے گا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان اس سلسلے میں مناسب انتظامات پہلے ہی کر چکی ہے سترہ لاکھ ٹن گندم دسمبر، جنوری اور فروری میں پاکستان پہنچ جائے گی۔

حیوانات کی دوائیں

اکسیر اپھارہ — اکسیر نمونیہ — اکسیر منہ کھر — اکسیر گن ہار
اکسیر پستان — اکسیر گل گھوٹو — اکسیر ٹِک — اکسیر خناک زک
اکسیر ہیرگن — اکسیر درد — خاقِ زہرباد — اکسیر دودھ
کیور ٹو حیوانات — تفصیلی لٹریچر بالکل مفت
فی پیکٹ ۱/- درجن پر ۳۳ فی صد کمیشن ۲ درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

نورِ منجن

دانتوں کی صحت و صفائی
اور
دانتوں کی جملہ امراض کے لئے
مفید ہے
دانتوں کو چمکدار اور مضبوط بناتا ہے
قیمت ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۹

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت یہی تھی کہ آپ صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے

یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص طواف کو اختیاری سمجھ کر اس سنّت کے خلاف عمل کرے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ بقرہ کی آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

در بخاری جلد اول باب وجوب الصفا والمروة وجعل من شعائر اللہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے عروہ بن زبیر سے ایک روایت مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ اس آیت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ طواف جائز ہے ضروری نہیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهٖ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا۔ یعنی اے میرے بھانجے تو نے یہ بہت ہی غلط استدلال کیا ہے اگر یہ بات اسی رنگ میں ہوتی جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو عبارت یوں ہوتی کہ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اور پھر فرمایا وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی تھی کہ آپ صفا اور مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ پس کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس سنت کے خلاف عمل کرے بہرحال حضرت عروہ بن زبیر جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے ان کا یہی مذہب تھا کہ طواف ضروری نہیں۔ اسی طرح حضرت ابن عباس، حضرت انس، عطا اور مجاہد کا بھی یہی قول ہے کہ طواف ضروری نہیں۔ امام احمد بن حنبل کا ایک یہ مذہب ہے کہ یہ ضروری تو نہیں مگر کسی شخص کو نہیں چاہیئے کہ وہ جان بوجھ کر طواف چھوڑے ہاں اگر بلا ارادہ چھوٹ جائے تو کوئی گناہ نہیں مگر مناسب یہی ہے کہ نہ چھوٹے امام شافعی اور مالک کے نزدیک صفا اور مروہ کا طواف واجب ہے اور ارکانِ حج میں سے ہے اور ثوری اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر کوئی چھوڑ دے اور بغیر طواف کئے حج پورا کرے تو اس پر قربانی لازم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فلا جناح علیہ ان یطوف بہما کہنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ انصار مسلمان ہونے سے پہلے منات بت کے لئے احرام باندھا کرتے تھے جس کی مشلل کے پاس لوگ عبادت کیا کرتے تھے اور اس زمانہ میں جو شخص احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو گناہ سمجھتا تھا۔ جب وہ لوگ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں دریافت کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کی سعی گناہ سمجھا کرتے تھے لیکن اب اس کے متعلق کیا حکم ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (بخاری کتاب الحج) پس چونکہ اس وقت ایک جماعت ایسی تھی جو صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے کو جائز نہیں سمجھتی تھی اس لئے اگر کوئی شخص یہ پوچھے کہ اس میں کوئی گناہ تو نہیں تو اس کا جواب یہی ہوگا کہ کوئی گناہ نہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ یہ سعی صرف جائز ہے یا واجب تو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم نے صرف یہ بحث اٹھائی ہے کہ لوگ اس کام کو غلطی اور گناہ قرار دیتے ہیں وہ درست نہیں کہتے ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے اس کا ضروری ہونا ثابت ہے پس لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا کے یہ معنے نہیں ہیں کہ یہ کام اختیاری ہے۔ کوئی کرے یا نہ کرے بلکہ درحقیقت یہ نصیحت کا ایک طریق ہے کہ جب کسی ضروری بات کی طرف انسان توجہ نہ کرے تو کہتے ہیں کہ یہ بات گناہ نہیں یعنی تم نے جو ادھر توجہ نہیں کی تو شاید گناہ سمجھ کر نہیں کی۔ حالانکہ یہ ضروری بات تھی۔

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۳۶-۳۳۷)

مشرقی پاکستان کے ایک مخلص بزرگ احمدی کا انتقال

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

حال ہی میں بذریعہ خط اطلاع موصول ہے کہ مشرقی پاکستان کے شہر بوگرا کے مخلص احمدی بزرگ محترم الحاج جناب خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی سابق مبلغ جرمنی مورخہ یکم نومبر ۶۹ء کو اپنے وطن شہر بوگرا میں انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال سے زائد تھی محترم خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب مشرقی پاکستان کے پرانے اور مخلص احمدیوں میں سے تھے آپ ۱۹۱۳ء میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور قادیان میں ایک عرصہ تک مقیم رہ کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے دینی علم حاصل کرتے رہے پھر بعد میں اپنے وطن بنگال واپس جا کر شب و روز تبلیغ احمدیت میں مصروف رہے۔ ازاں بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ابتدائی زمانہ خلافت میں جماعت کے انگریزی دان نوجوانوں کو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے محترم خانصاحب نے اپنی سرکاری ملازمت چھوڑ کر اسلام کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور نے محترم خانصاحب کو پہلے انگلستان اور بعد میں جرمنی میں پہلے احمدی مبلغ کی حیثیت میں آپ کا تقرر فرمایا۔ جبکہ محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو بھی آپ کے ساتھ شامل فرما دیا۔ اور یہ دونوں بزرگ ایک طویل عرصہ تک جرمنی میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے جن کی نیک مساعی کی برکت سے سرزمین جرمنی میں ہزاروں نفوس تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا اور کئی سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہوئیں غالباً ۱۹۲۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت سے آپ محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو چارج دے کر قادیان واپس آ گئے۔

اس کے بعد خانصاحب محترم اپنے وطن واپس تشریف لے گئے اور دوبارہ محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کر لی اور اس دوران میں بھی دلدادات احمدیت کی تبلیغ میں مشغول رہے اس کے بعد محترم خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا آ جانے کے بعد سے خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب مشرقی بنگال کے صوبائی امیر مقرر ہوئے اور ۱۹۵۰ء تک پراونشل امیر کی حیثیت سے مشرقی پاکستان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گراں قدر خدمات انجام دیتے رہے

محترم خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب کی وفات سے مشرقی پاکستان کی جماعت احمدیہ میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد اس خلاء کو پورا کرے مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین۔

محترم خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ صاحبہ ایک بیٹا عزیزم واحد علی خان صاحب الیکٹریکل انجنیئر اور دو صاحبزادیاں عزیزہ صالحہ خاتون صاحبہ انسپکٹرس آف سکول اور عزیزہ محسنہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی مصطفٰے علی صاحب ڈھاکہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو خدا کے فضل سے سب ہی مخلص احمدی ہیں۔ احباب محترم خان صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(اعجاز احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال وارد ربوہ ضلع جھنگ)

رمضان المبارک میں مسجد مبارک ربوہ کا پروگرام

(۱)	نماز ظہر	۱¼ بجے	(سوا بجے)
(۲)	درس القرآن	۱½ بجے	(ڈیڑھ بجے)
(۳)	نماز عصر	۴ بجے	(چار بجے)
(۴)	نماز عشاء	۷¼ بجے	(سوا سات بجے)
(۵)	تراویح	۷½ بجے	(ساڑھے سات بجے)

نوٹ: درس اور تراویح میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴